ٹیلیفون نمبر ۳۲

اجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

قادیان

خاص نمبر ۱۹ خطبہ

الفضل

یوم پنجشنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے

ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۳ ماہ احسان ۱۳۲۶ھش | ۲۲ رجب ۱۳۶۶ھ | ۱۳ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

پرسوں بروز ہفتہ ۱۱ بجے صبح تعلیم الاسلام کالج میں مسٹر بشیر احمد آرچرڈ انگریزی میں تقریر فرمائینگے ؛

خطبہ جمعہ

افراد کی قیمت کے مطابق جماعت کی قیمت لگائی جاتی ہے

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی وفات سے جماعت کو ایک بہت بڑا نقصان ہوا ہے

وصیت کے انتظام کا کام ہمیشہ آپ کی یادگار رہے گا۔

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۶ جون ۱۹۴۷ء

مرتبہ:۔ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جہاں یہ مسلمہ امر ہے کہ جماعت کا فائدہ ہی اصل اور حقیقی چیز ہوتا ہے اور افراد جماعت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ وہاں یہ بھی ایک

ناقابل انکار حقیقت

ہے کہ جماعتیں افراد سے بنا کرتی ہیں اور جس قسم کے افراد کسی جماعت میں پائے جاتے ہوں۔ اس کے مطابق ہی جماعت کی عزت اور مرتبہ ترقی کرتا ہے۔ اس لئے جہاں جماعت کا شیرازہ بکھرنے سے افراد کی قیمت کم ہو جاتی ہے۔ اور ان کا فائدہ اور ان کی نفع رسانی محدود ہو جاتی ہے وہاں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ افراد کی قیمت کے مطابق جماعت کی قیمت لگائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے جہاں

جماعت کی شیرازہ بندی

اور اس کا اتفاق اور اتحاد قائم رہنا ضروری ہوتا ہے۔ وہاں افراد کا معیار اخلاق اور معیار تقوےٰ کو بلند رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ بلند مرتبہ انسانوں کے بغیر جماعت قائم نہیں رہ سکتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو جس طرح پہلے زمانہ میں ہوتا رہا ہے۔ آپ کو بھی اللہ تعالےٰ نے چوٹی کا دماغ رکھنے والے آدمی دیئے۔ جہاں یہ سچ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور اسلام نے حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جیسے انسان پیدا کئے۔ وہاں اس میں بھی شبہ نہیں کہ یہ

ذکی اور فہیم انسان

اللہ تعالےٰ نے اس لئے چن دیئے کہ اسلام کی بہترین خدمت یہی لوگ کرسکتے تھے۔ یہ سچ ہے کہ اسلام نے ان لوگوں کے نام روشن کئے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ان لوگوں کے ذریعہ اسلام کا نام روشن ہوا حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ کی جگہ اگر کوئی اور لوگ ہوتے جو اس قسم کا دماغ نہ رکھنے والے ہوتے تو ہم قطعی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ لوگ بھی اسی قسم کے کارنامے کرتے۔ جیسے ان لوگوں نے کئے۔ یہ الٰہی تدبیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ بہترین دماغ رکھنے والے انسان جو کہ مذہب کی بہترین خدمت کرسکتے ہیں۔ مذہب کی بنیادوں کو مضبوط کرسکتے ہیں انبیاء کو عطا کرتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تک ہماری سوال ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے مخالفین میں بھی بڑے بڑے تجربہ کار جرنیل تھے۔ لیکن مسلمان بہادروں کے سامنے آ کر وہ رہ جاتے تھے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ دونو چیزیں ہی ضروری ہیں۔ یعنی ذاتی جوہر کے ساتھ جب

آسمانی روشنی

مل جاتی ہے۔ تو وہ انسان بہت بڑے کام کرنے لگ جاتا ہے۔ وہی ذاتی قابلیت رکھنے والے انسان جب کفار میں تھے۔ تو وہ صرف قبائلی سردار آتے تھے۔ لیکن جب وہ مسلمان ہو گئے۔ تو انہوں نے

بین الاقوامی شہرت

حاصل کرلی۔ یہ بین الاقوامی شہرت حاصل کرنے والے انسان مثلاً عمرو بن عاص یا خالد بن ولید بچپن میں ہی اسلام نہیں لائے تھے۔ بلکہ وہ ایسی عمر میں ایمان لائے۔ جبکہ وہ کفار کی طرف سے کئی لڑائیوں میں شامل ہو چکے تھے۔ ان لڑائیوں کے اوقات میں بھی ان میں اچھے جوہر موجود تھے۔ اور وہ اس وقت بھی بہادر اور دلیر تھے۔ لیکن ہر دفعہ مسلمانوں کے سامنے پیٹھ پھیر کر بھاگنے پر مجبور ہوتے تھے۔ مگر جب وہ مسلمان لشکر میں آ گئے۔ تو انہوں نے ایسے کارہائے نمایاں کئے۔ کہ یورپ اور امریکہ میں

انکی سوانح حیات

کے متعلق اور ان کے کارناموں کے متعلق کتابیں لکھی گئیں۔ جب تک وہ قبائلی سرداروں کے ساتھ تھے۔ وہ ایک قبائلی سردار تھے۔ اسلام لانے سے پہلے عمرو بن عاص اور خالد بن ولید کی حیثیت ایک قبائلی سردار کی سی تھی۔ لیکن جب یہ لوگ اسلامی لشکر میں شامل ہوئے۔ تو انہوں نے ایسی شہرت اور عظمت حاصل کی کہ آسمان کے ستاروں سے بھی آگے نکل گئے۔ وہ صرف معلومہ

دنیا کے کناروں تک

ہی مشہور نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کی شہرت دنیا کی زندگی اور وقت کے ساتھ ساتھ پھیلتی چلی گئی۔ اور آج تک ان کو نہایت عزت کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ پس افراد سے قومیں بنتی ہیں۔ اور قوموں سے افراد بنتے ہیں۔ اعلیٰ دماغوں کے مالک ذہین اور نیک انسان قوموں کو بہت زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اور اعلیٰ اور نیک مقاصد اچھے اور ہوشیار لوگوں کے ہاتھ آ کر بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے ساتھ بھی اللہ تعالےٰ نے یہی سلوک کیا۔ کہ آپ کے دعوے کے ابتداء میں ہی بعض ایسے افراد آپؑ پر ایمان لائے۔ جو کہ ذاتی جوہر کے لحاظ سے بہترین خدمات سرانجام دینے والے تھے۔ اور اس کام میں آپؑ کی مدد کرنے والے تھے۔ جو اللہ تعالےٰ نے آپؑ کے سپرد کیا تھا۔ اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ واقعہ میں وہ لوگ بہترین مددگار اور معاون ثابت ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت سے پہلے ہی حضرت خلیفہ اول

مولوی نور الدین صاحب رضؓ

کی توجہ آپ کی طرف پھری۔ اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنی شروع کیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت کیا۔ تو نبوت کے متعلق بعض مضامین اپنی ابتدائی کتب فتح اسلام اور توضیح مرام میں بیان فرمائے۔ ایک شخص نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بدظنی رکھتا تھا۔ ان کتابوں کے پروف کسی طرح دیکھے۔ تو وہ جھوم گیا اور اس نے کہا۔ آج میں نے مولوی نور الدین صاحب رضؓ کو مرزا صاحب سے ہٹا دینا ہے۔ اس وقت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر چکے تھے۔ دعویٰ مسیحیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتح اسلام اور توضیح مرام کی اشاعت کے زمانہ میں کیا۔ جو

بیعت سے قریباً دو سال بعد ہوا

اور انہی میں مسئلہ اجرائے نبوت کی بنیاد رکھی۔ جب اس شخص نے آپ کی کتب میں نبوت کے جاری ہونے کے متعلق پڑھا۔ تو اس نے کہا اب تو یقیناً مولوی نور الدین صاحب رضؓ مرزا صاحب کو چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ مولوی صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ جب وہ یہ سنیں گے۔ کہ مرزا صاحب نے یہ کہا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد بھی نبی آسکتا ہے۔ تو وہ مرزا صاحب کے مرید نہیں رہیں گے۔ چنانچہ اس شخص نے اپنے ساتھ ایک پارٹی لی۔ اور خراماں خراماں حضرت مولوی صاحب کی طرف چلے۔ جب آپ کے پاس پہنچے۔ تو اس شخص نے حضرت مولوی صاحب سے کہا۔ میں آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا فرمائیے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ اس شخص نے کہا۔ اگر کوئی شخص کہے۔ کہ میں

اس زمانہ کے لئے نبی

بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں نبوت جاری ہے۔ تو آپ اس کے متعلق کیا خیال کریں گے۔ اس شخص نے تو یہ خیال کیا تھا۔ کہ میں ایک مولوی کے پاس جا رہا ہوں۔ لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ میں ایک مولوی کے پاس نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کے پاس جا رہا ہوں۔ جس سے اللہ تعالےٰ اپنے

سلسلہ کا کام

لینا چاہتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا۔ اس سوال کا جواب تو دعوےٰ کرنے والے کی حالت پر منحصر ہے۔ کہ آیا وہ اس دعویٰ کا مستحق ہے یا نہیں۔ اگر یہ دعوےٰ کرنے والا انسان راستباز نہ ہوگا۔ تو ہم اسے جھوٹا کہینگے اور اگر دعویٰ کرنے والا کوئی راستباز انسان ہے تو میں یہ سمجھوں گا۔ کہ غلطی میری ہے۔ حقیقت میں نبی آسکتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ فرماتے تھے اس شخص نے جب میرا یہ جواب سنا۔ تو وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا چلو جی ایہہ بالکل خراب ہو گئے ہیں۔ اب ان سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ اس پر میں نے اسے کہا۔ مجھے یہ تو بتا دو۔ کہ بات کیا تھی۔ تو اس نے کہا۔ بات یہ ہے۔ کہ آپ کے مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ مجھ پر

اللہ تعالےٰ کا الہام

نازل ہوتا ہے۔ اور میں ایک نبی کے مشابہ ہوں۔ حضرت خلیفہ اول نے اسکی یہ بات سنکر فرمایا۔ بے شک مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ درست ہے۔ مجھے اس پر ایمان ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ اس زمانہ میں اچھی شہرت رکھتے تھے۔ اور آپ دلیری اور بہادری کے ساتھ کام کرنے والے تھے۔ اس کے علاوہ آپ بہت مخیر انسان تھے۔ غریبوں کو تعلیم دلانے کا آپ کو بہت شوق تھا۔ اور آپ

غریب بیماروں کا علاج

بھی مفت کرتے تھے۔ اس طرح شروع شروع میں ہی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا ہمت والا اور عزت و شہرت رکھنے والا مددگار اور معاون عطا کر دیا۔ جس کا ملنا محض اللہ تعالےٰ کے فضل کا نتیجہ تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ہندوستان کے مشہور مصنفین اور علمی طبقہ میں ایک مشہور و معروف انسان کو آپ پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور وہ

مولوی محمد احسن صاحب امروہی

تھے۔ مولوی محمد احسن صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سناتے تھے۔ کہ میں شروع میں سخت مخالف تھا۔ اور مولوی بشیر احمد صاحب بھوپالوی اور میں نواب صدیق حسن خاں کے ساتھ مل کر کام کیا کرتے تھے۔ مولوی بشیر احمد صاحب بھوپالوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت تائید کرتے تھے۔ ایک دن گفتگو کرتے کرتے یہ طے پایا۔ کہ مرزا صاحب کی صداقت کے متعلق مباحثہ کیا جائے۔ اور پہلے دونوں طرف کی کتابیں پڑھی جائیں۔ اور ان کے دلائل معلوم کئے جائیں۔ مولوی بشیر احمد صاحب نے کہا۔ کہ ہم

الٹ کتابیں پڑھیں

مجھے چونکہ مرزا صاحب سے حسن ظنی ہے۔ اس لئے میں آپ کی مخالف کتابیں پڑھوں گا۔ اور آپ مرزا صاحب کے خلاف ہیں۔ اس لئے آپ مرزا صاحب کی کتابیں پڑھیں۔ اس طرح ہمیں دونوں طرفوں کے دلائل سے واقفیت ہو جائیگی۔ اس

بحث کی تیاری

کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنی شروع کیں۔

اور مولوی بشیر صاحب نے آپ کے خلاف جو کتب لکھی گئی تھیں۔ ان کا مطالعہ شروع کیا۔ چنانچہ جب مباحثہ ہوا۔ تو میں نے دیکھا کہ مولوی بشیر صاحب بھوپالوی سختی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کرتے۔ اور میں سختی سے

آپ کی تائید

کرتا۔ آخر نوبت یہاں تک پہونچی۔ کہ میں نے بیعت کر لی۔ اور مولوی بشیر صاحب بھوپالوی احمدیت سے بہت دور چلے گئے۔

تیسرے وجود اس زمانہ میں

مولوی عبد الکریم صاحب

تھے۔ جہاں تک ظاہری علوم کا تعلق ہے انہوں نے حضرت خلیفہ اول سے کچھ علوم پڑھے تھے۔ لیکن ان کی خدا داد ذہانت اور ذکاوت ایسی تیز تھی۔ کہ وہ مضامین اور معارف کو یوں پکڑتے تھے جیسے باز چڑیا کو پکڑتا ہے۔ اور جس بات کو عام آدمی گھنٹہ بھر میں سمجھتا ہے۔ وہ اسے سیکنڈوں میں سمجھ جاتے تھے۔ وہ معارف جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوتے تھے۔ اور وہ دعوے جو کہ آپ نے کچھ عرصہ کے بعد کرنا ہوتا تھا۔ وہ کچھ دن پہلے ہی

ان کی زبان پر

جاری ہو جاتا تھا۔ اور پھر بولنے میں انہیں ایسی مہارت تھی۔ اور ان کے کلام میں اتنی فصاحت تھی۔ کہ ان کی تقریر سننے والا آدمی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا آواز اتنی سریلی تھی۔ کہ جب آپ قرأت کرتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ آسمان کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد گا رہے ہیں۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت سے اتنی شدید محبت تھی۔ کہ اس محبت کا اندازہ اس شخص کے سوا کوئی نہیں لگا سکتا۔ جس نے آپ کو دیکھا۔ اور آپ سے باتیں کی ہوں۔ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے تو یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ آپ کے

جسم کے ذرے ذرے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت داخل ہو گئی ہے۔ لیکھرام کے قتل کے واقعہ کے متعلق ایک دفعہ وہ مسجد کے محراب میں کھڑے تقریر کر رہے تھے۔ میں اس وقت چھوٹا تھا۔ لیکن وہ نظارہ مجھے اب تک یاد ہے۔ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا سوٹا تھا۔ جسے پنجابی میں کھونڈ کہتے ہیں۔ انہوں نے لیکھرام کی شوخیوں اور دیدہ دلیریوں کا ذکر کیا۔ اور پھر کہا لیکھرام کی ان دیدہ دلیریوں کو دیکھ کر ایک دبلا پتلا انسان جو کہ ہر وقت بیمار رہتا ہے۔ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف سے مقابلہ کے لئے نکلا۔ اور اس نے لیکھرام پر ایسے زور کے ساتھ حملہ کیا۔ کہ اس بھرووے جیہا آدمی نوں چک کے ایں ماریا کہ اس دا نام و نشان وی نہ رہیا۔ یعنی اسلام کے اس دبلے پتلے سپاہی نے ہندوؤں کے موٹے پہلوان کو یوں اٹھا کر زمین پر گرایا۔ کہ اس کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ گویا انہوں نے اپنی بات کو واضح کرنے کے لئے اس روحانی مقابلے کو ایک جسمانی مقابلہ سے تشبیہ دی۔ اور ایسے مزے کے ساتھ بیان کیا۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ امیر حمزہ کی داستان بیان ہو رہی ہے۔ ان کے کلام کی فصاحت دلوں کو موہ لیتی تھی۔

حضرت مسیح موعود کا لیکچر

اسلامی اصول کی فلاسفی

انہوں نے ہی لاہور میں پڑھا تھا۔ لیکچر سننے والوں نے کہا کہ بے شک لیکچر لکھنے والے کی خوبیوں اور علمی قابلیت کا کسی طرح بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن وہ شخص جس نے یہ لیکچر پڑھا۔ وہ بھی بہت قابل تعریف انسان تھا۔ اس کی آواز ایسی شیریں تھی۔ کہ سامعین مسحور ہوئے جاتے تھے۔ جب مولوی عبد الکریم صاحب فوت ہو گئے۔ تو ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت گھبراہٹ ہوئی۔ کیونکہ آپ نے آریہ سماج کے جلسہ کے لئے جو کہ لاہور میں منعقد ہوا تھا ایک لیکچر تیار کیا۔ آپ کو یہ فکر لاحق ہوا۔ کہ اب

اسے سنائے گا کون

پہلے آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جا کر یہ لیکچر سنائیں۔ جب یہ لیکچر چھپ گیا تو آپ نے مسجد میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ یہ مضمون پڑھ کر سنائیں۔ حضرت خلیفہ اول نے مضمون پڑھنا شروع کیا لیکن ابھی آپ نے چار پانچ منٹ ہی مضمون پڑھا ہوگا کہ آپ نے فرمایا۔ مولوی صاحب آپ رہنے دیں اب کوئی دوسرا آدمی پڑھے

اس کے بعد مرزا یعقوب بیگ صاحب نے پڑھنا شروع کیا۔ مگر ان کو بھی تھوڑی دیر کے بعد روک دیا۔ اس کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو آپ نے پڑھنے کے لئے فرمایا۔ شیخ صاحب نے ایک آدھ منٹ تو بہت بلند آواز سے پڑھا۔ اور یہ خیال کیا گیا۔ کہ وہ پڑھ لیں گے۔ لیکن تھوڑی دیر میں ہی ان کا

گلہ بیٹھ گیا

اور آواز بیٹھ گئی۔ مجھے یاد ہے۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو بڑی مشکل ہے۔ مولوی عبد الکریم صاحب خوب پڑھا کرتے تھے۔ اب تو کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آتا۔ آخر حضرت خلیفہ اول کے متعلق فیصلہ فرمایا۔ کہ آپ اس لیکچر کو پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول اور آپ کے بعد غالباً مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم نے مضمون پڑھا۔ لیکن لیکچر کا وہ اثر نہ ہوا۔ جو مولوی عبد الکریم صاحب کے پڑھنے سے ہوتا تھا۔

اسی طرح اس زمانہ میں ہماری جماعت میں کوئی اچھے پائے کا فلسفی اور منطقی دماغ رکھنے والا آدمی نہ تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے

مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

کو ہدایت دے دی۔ اور وہ آپ پر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد آپ پشاور میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد قادیان کی محبت نے غلبہ کیا اور آپ قادیان تشریف لے آئے۔ اور دستی بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی صاحب سے فرمایا۔ آپ یہیں رہ جائیں۔ چنانچہ آپ یہیں رہنے لگ گئے۔ بعض لوگوں نے زور دیا کہ مولوی صاحب کالج میں پروفیسر ہیں۔ اور اچھی جگہ کام کر رہے ہیں۔ ان کی ملازمت سے

سلسلہ کو فائدہ

ہوگا۔ اور ان کے ذریعہ تبلیغ ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو واپس جانے کی اجازت دے دی

وقف جائداد و آمد کے وعدوں کی میعاد

۳۰ جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائداد۔ وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

لیکن کچھ عرصہ کے بعد مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت لیکر واپس آگئے۔ اور

قادیان میں مستقل رہائش

اختیار کرلی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مولوی صاحب کا مُدّ کا مباحثہ مشہور چیز ہے۔ اسی زمانہ میں مولوی صاحب مدرسہ احمدیہ میں پڑھایا کرتے تھے۔ آپ نے کالج کی پروفیسری چھوڑ کر سکول کی مدرسی اختیار کی۔ اس وقت آپ کو پندرہ بیس روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ میں بھی ان دنوں سکول میں پڑھتا تھا۔ اور کچھ عرصہ میں نے بھی مولوی صاحب سے

تعلیم حاصل کی

ہے۔ گو میرے نزدیک ان کی تعلیم کا طریقہ سکول کے لڑکوں میں کامیاب نہ تھا۔ اس لحاظ سے میں نے ان کی سکول کی تعلیم سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھایا۔ البتہ قاضی امیر حسین صاحب اچھا پڑھاتے تھے۔ اور لڑکوں پر کنٹرول اور ضبط بھی اچھا رکھتے تھے۔ لیکن مولوی صاحب چھوٹے لڑکوں پر کنٹرول نہیں رکھ سکتے تھے۔ چونکہ مولوی صاحب کی تعلیم کا رنگ فلسفیانہ تھا۔ اس لئے وہ بچوں کے پڑھانے میں کامیاب نہ تھے جب

مدرسہ احمدیہ

کالج کی شکل اختیار کرگیا۔ تو آپ کو اس کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ یہ حالت ان کی قابلیت کے معیار کے کسی حد تک مطابق تھی۔ ظاہری لحاظ سے مدرسی تعلیم میں مولوی صاحب سب سے زیادہ ماہر فن تھے۔ میں نے کئی دفعہ دیکھا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ درسی کتب کے

بعض مشکل مقامات

کے متعلق مولوی سید سرور شاہ صاحب سے فرماتے۔ کہ آپ اس کا مطالعہ کرکے پڑھائیں مجھے اس کی مشق نہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب وہ مشکل مقامات طالب علموں کو پڑھاتے۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے سیبویہ کتاب کے متعلق بھی مولوی صاحب کو فرمایا۔ کہ اس کے بعض مقامات مجھ پر حل نہیں ہوئے۔ اس لئے آپ یہ کتاب طالب علموں کو پڑھائیں۔ ایسی ایک دو اور

کتابوں کے متعلق بھی حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب آپ یہ طالب علموں کو پڑھا دیں۔ اور جب مولوی صاحب طالب علموں کو پڑھاتے تو حضرت خلیفہ اول رضؓ بھی سنا کرتے۔ غرض مولوی صاحب نے

مدرسی تعلیم

کو کمال تک پہنچا دیا تھا۔ اور قدرتی طور پر ان کا دماغ بھی فلسفیانہ تھا۔ جس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا جاتا۔ خواہ وہ عام مسئلہ ہی ہوتا۔ مولوی صاحب اسے فلسفیانہ رنگ میں خوب کھول کر بیان کرتے۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ پوچھنے والے کو ان کے بیان کردہ فلسفہ سے اتفاق ہو یا نہ ہو۔ مجھے یاد نہیں کہ کبھی ان سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا ہو۔ اور انہوں نے اس کا

فلسفیانہ رنگ

میں جواب نہ دیا ہو۔ آپ صرف یہی نہیں بیان کرتے تھے۔ کہ فلاں نے اس کے متعلق یہ لکھا ہے۔ اور فلاں کی اس کے متعلق یہ رائے ہے۔ بلکہ یہ بھی بتاتے تھے۔ کہ اس مسئلہ کی بنیاد کس حکمت پر مبنی ہے۔ اور اس کے چاروں کونے خوب نمایاں کرتے تھے۔ اور پھر اسکی جزئیات کی بھی تشریح کرتے۔ اس میں شک نہیں کہ مولوی صاحب کو لمبی بات کرنے کی عادت تھی۔ اور وہ جذبات کو اپیل نہیں کرسکتے تھے۔ اسی لئے ان کا لیکچر کامیاب نہیں سمجھا جاتا تھا۔

تعلیم یافتہ طبقہ

اور علم دوست طبقہ تو ان کی تقریر کو نہایت سکون کے ساتھ سنتا تھا۔ لیکن پبلک دماغ ان کی تقریر سے متاثر نہیں ہوسکتا تھا۔ صرف علمی طبقہ کے لوگ ہی جانتے تھے کہ آپ کے علم میں کتنی وسعت ہے۔ اور کتنا تبحر آپ کو حاصل ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں ایک وفد باہر گیا۔ اس وفد نے بعض ایسی باتیں کیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اور آپ کے درجہ کے منافی تھیں۔ چنانچہ جب وہ وفد واپس آیا۔ تو یہ سوال میں نے اٹھایا کہ

وفد کی طرف سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کے متعلق جو بیانات باہر دیئے گئے ہیں۔ وہ آپ کی شان کے منافی ہیں۔ اور آپ کے درجہ میں کمی کی گئی ہے۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب بھی اس وفد میں شامل تھے۔ جب انہوں نے اس بات کو سنا۔ تو انہوں نے کہا۔ واقعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کمی کی گئی ہے۔ اور

ہم سے چوک ہوئی

ہے۔ لیکن اس دن سے لیکر وفات تک مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہمیشہ ہی صحیح مقام بیان کرتے تھے۔ اور آپ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام بیان کرتے۔ تو آپ کی طبیعت میں ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہوجاتا تھا۔ یہاں تک کہ ان کی آخری ملاقات جس کو آٹھ دس دن ہوئے ہیں۔ مجھ سے اسی سلسلہ میں ہوئی۔ مجھے اطلاع دی گئی۔ کہ مولوی صاحب ملنے کے لئے آئے ہیں۔ میں نے اوپر بلوالیا۔ تو مولوی صاحب نے مجھے کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کمی کی جاتی ہے۔ اور آپ کو صرف مسیح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حالانکہ

مہدی کی شان

مسیح کی شان سے کہیں بلند ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ذکر کئی جگہ اپنی کتب میں کیا ہے۔ صرف مسیح موعود لکھنے کا کہیں یہ نتیجہ نہ ہو۔ کہ آہستہ آہستہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

حقیقی مقام

لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوجائے۔ میں نے مولوی صاحب کو کہا۔ کہ آپ یہ بات مجھے لکھ کر بھیج دیں۔ میں اس پر غور کرونگا۔ چنانچہ اس کے تیسرے یا چوتھے دن مولوی صاحب کی طرف سے

ایک تحریر

اسی مضمون کی مجھے مل گئی۔ گویا مولوی صاحب کو اپنی وفات کے قریب بھی یہی فکر رہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں کہیں کمی نہ ہوجائے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ میں مولوی صاحب کا شاگرد رہا ہوں۔ عمر کے لحاظ سے مولوی صاحب مجھ سے بہت بڑے تھے۔ اور میں ان سے بہت چھوٹا تھا۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ وہ میرے استاد تھے باوجود اس کے کہ وہ عمر میں مجھ سے بڑے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ

مدرسی تعلیم

میں بہت زیادہ دسترس رکھتے تھے۔ میں نے اکثر دیکھا۔ کہ مولوی صاحب کاغذ پنسل لیکر بیٹھتے تھے۔ اور باقاعدہ

میرا لیکچر نوٹ کرتے

رہتے تھے۔ ان میں محنت کی عادت اتنی تھی۔ کہ میں نے جماعت کے اور کسی شخص میں نہیں دیکھی۔ اگر مجھے کسی کی

محنت پر رشک

آتا تھا تو وہ مولوی صاحب ہی تھے۔ بسا اوقات میں بیماری کی وجہ سے باہر نماز کے لئے نہیں آسکتا تھا۔ اور اندر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کردیتا تھا۔ لیکن مسجد سے مولوی صاحب کی قرأت کی آواز میرے کانوں میں آتی اور میرا نفس مجھے ملامت کرتا کہ میں جو عمر میں ان سے بہت چھوٹا ہوں۔ میں تو گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور یہ

اسی سال کا بڈھا

مسجد میں نماز پڑھا رہا ہے۔ میرے زمانۂ خلافت میں میری جگہ اکثر مولوی صاحب ہی نماز پڑھاتے تھے۔ صرف آخری سال سے میں نے ان کو نماز پڑھانے سے روک دیا تھا۔ کیونکہ گرمی کی شدت کی وجہ سے وہ بعض دفعہ بےہوش ہوجاتے تھے۔ اور مقتدیوں کی نماز خراب ہوتی تھی۔ اس لئے میں نے ان کو جبراً ہٹایا۔ ورنہ وہ کام سے ہٹنا نہیں چاہتے تھے۔ چنانچہ سینکڑوں آدمیوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ وہ روزانہ جلانا عنہ

مجلس عرفان

میں شامل ہوتے تھے حتیٰ کہ وفات سے

درخواست دعا۔ (۱) میری والدہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ (۲) میری ہمشیرہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ

صرف دو رات پہلے وہ مجلس میں آئے اور بیٹھے رہے۔ ان کو مجلس میں ہی بیہوشی شروع ہو گئی۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ مولوی صاحب بیٹھے ہوئے بیچ بیچ جھکے جا رہے ہیں۔ میں نے ان کے بعض شاگردوں سے کہا۔ مولوی صاحب بیمار معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا خیال رکھنا۔ اسی دن سے آپ پر بیہوشی طاری ہوئی۔ اور آپ تیسرے دن فوت ہو گئے۔

ایسے عالم کی زندگی

نوجوان علماء کے لئے بہت ہی کار آمد تھی۔ نوجوان علماء کی وہ نگرانی کرتے تھے۔ اور نوجوان علماء ان سے اپنی ضرورت کے مطابق مسائل پوچھ لیتے تھے۔ مجھے کئی سال سے یہ فکر تھا کہ جماعت کے پرانے علماء اب ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یکدم جماعت کو مصیبت کا سامنا کرنا پڑے۔ اور جماعت کا علمی معیار قائم نہ رہ سکے۔ چنانچہ اس کے لئے میں نے آج سے تین چار سال قبل نئے علماء کی تیاری کی کوشش شروع کر دی تھی۔ کچھ نوجوان تو میں نے مولوی صاحب سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے مولوی صاحب کے ساتھ لگا دیئے اور کچھ نوجوان باہر بھجوا دیئے۔ تا کہ وہ دیوبند وغیرہ کے علماء سے ظاہری علوم سیکھ آئیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی

مشیّت اور قدرت

کی بات ہے۔ کہ ان علماء کو واپس آئے صرف ایک ہفتہ ہوا ہے۔ جب وہ واپس آ گئے تو مولوی صاحب فوت ہو گئے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ان کو اس وقت تک وفات نہیں دی جب تک کہ علم حاصل کر کے ہمارے علماء واپس نہیں آ گئے۔ اتنی دیر تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ رکھا۔ تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کی تائید و نصرت کرتا ہے۔ اور خود اس کا قائم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن تک ہماری جماعت کے ایک چوٹی کے عالم کو فوت نہیں ہونے دیا۔ جب تک کہ نئے علماء کی بنیاد نہیں رکھی گئی۔ [illegible] کوئی شبہ نہیں کہ یہ نوجوان ابھی [illegible] مرتبہ کو نہیں پہنچے۔ لیکن وہ جوں جوں

علمی میدان میں

قدم رکھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں گے۔ اتنا ہی وہ ان علماء کے قائم مقام ہوتے جائیں گے۔ مولوی صاحب جب کالج سے فارغ ہو کر آئے تھے۔ اس وقت ان کی اور حالت تھی۔ اور جب انہوں نے یہاں آ کر لمبی لمبی دعائیں کیں۔ اور روحانیت سے اپنا حصہ لیا تو وہ بالکل بدل گئے اور ایک نیا وجود بن گئے۔ اسی طرح ہمارے نوجوانوں کو علم تو حاصل ہو گیا ہے۔ مگر اب وہ جتنا جتنا روحانیت کے میدان میں بڑھیں گے۔ اور اپنے تقویٰ اور نیکی کو ترقی دیں گے۔ اتنا ہی وہ بلند مقام کی طرف پرواز کریں گے۔ جہانتک کام کرنے کا تعلق ہے۔ مولوی صاحب میں کام کرنے کی انتہائی خواہش تھی۔ لیکن تنظیم کے معاملہ میں وہ زیادہ کامیاب نہ تھے ہاں ایک کام ہے جو ان کے سپرد ہوا۔ اور انہوں نے اس میں کمال کر دیا۔ اور وہ کام ان کی ہمیشہ یادگار رہیگا جس طرح لنگر خانہ اور دار الشیوخ میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے ممنون احسان ہیں اسی طرح

وصیت کا انتظام

مولوی سید سرور شاہ صاحب کا ممنون احسان ہے۔ مولوی صاحب نے جسوقت وصیت کا کام سنبھالا ہے۔ اس وقت بمشکل وصیت کی آمد پچاس ساٹھ ہزار تھی۔ مگر مولوی صاحب نے اس کام کو ایسے احسن طور پر ترقی دی کہ اب وصیت کی آمد پانچ لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی آپ کو وصیت کے کام میں اس قدر شغف تھا کہ آپ بہت جوش و خروش کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیتے تھے کیونکہ نظام وصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ ہے۔ اور آپ نہیں چاہتے تھے کہ اس میں کوئی کمزوری واقع ہو جائے۔ یہ آپ ہی کی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے کہ اب ہمارے چندہ عام سے

چندہ وصیت

زیادہ ہے۔ یہ کام ہمیشہ کے لئے آپ کی یادگار رہے گا۔ مجھے افسوس ہے کہ مولوی صاحب کے بچوں میں سے کسی نے علم دین میں وہ مقام حاصل نہیں کیا۔ جو انہیں حاصل تھا۔ اسی طرح تعلیم میں بھی وہ مولوی صاحب کے مقام کو حاصل نہیں کر سکے۔ لیکن اگر انسان کو کسی چیز کے حاصل کرنے کا فکر لاحق ہو جائے۔ تو اس کے لئے مواقع ہر وقت میسر آ سکتے ہیں یورپ کے ایک

ستر سالہ بوڑھے

نے لاطینی زبان سیکھی۔ اور اس کے بعد اس نے کتابیں لکھیں۔ اسی طرح اگر

مولوی صاحب کی اولاد

میں یہ احساس پیدا ہو جائے تو وہ ہر وقت ان علوم کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ وہ علوم کی طرف توجہ کریں۔ بہر حال مولوی صاحب کی وفات سے جماعت کا ایک بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ اور ان کی اولاد کا تو دوہرا نقصان ہے۔ بلحاظ اولاد ہونے کے بھی اور بلحاظ احمدی ہونے کے بھی۔ ان کو دوہرا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ مولوی صاحب باوجود ۸۴ سال عمر پانے کے آخری دم تک کام کرتے رہے۔ (الفضل میں ایک مضمون چھپا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عمر ۹۲ سال کی تھی) ورنہ عام طور پر لوگ پچاس ساٹھ سال کی عمر میں ہی ناکارہ ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ایسے انسان شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔ جو اس عمر تک کام کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ بالعموم لوگ پچاس ساٹھ سال کی عمر میں ہی کام کاج چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ تو مولوی صاحب کی عمر کو پہنچتے ہی نہیں

اللہ تعالیٰ سے دعا،

ہے کہ وہ

مولوی صاحب کے مدارج بلند کرے

اور ان کے شاگردوں میں سے جو علماء اس وقت کام کر رہے ہیں ان کو توفیق دے کہ وہ ان کی علمی بنیادوں اور زیادہ بلند کرنے والے ہوں ہماری جماعت میں اگر بلند پایہ کے علماء رہیں تبھی ہماری جماعت باقی دنیا پر غالب آ سکتی ہے پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کسی مجلس میں ہمارا اسر نیچا نہ ہونے دے۔ اور ہمارے علماء کے علمی اور عملی پایہ کو بلند کرے اور دنیا پر ان کو غالب کرے۔ اگر علم کی بنیادیں کمزور ہو جائیں۔ تو عمل کی بنیادیں بھی کمزور ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری ضرورتوں کو پورا فرماتا رہے اور

علمی اور عملی میدان

میں ہر لحظہ ہمارا قدم آگے کی طرف بڑھائے۔ کیونکہ علم و عمل کے بغیر روحانی اور اقتصادی ترقیات حاصل نہیں ہو سکتیں ٭

نہایت ضروری اعلان

ملک میں موجودہ حالات فتنہ و فساد کے پیش نظر احباب قادیان میں اپنے اہل و عیال کو بلا اجازت مرکز میں بھیجکر آ رہے ہیں۔ اور جب انہیں یہاں مکان نہیں ملتا۔ اور دیگر سامان معیشت کے حصول میں ان کے لئے وقت پیدا ہوتی ہے۔ تو ان کی شکایت میں بجائے کمی واقع ہونے کے اضافہ ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگ بغیر مشورہ اور اجازت کے چلے آتے ہیں گویا وہ یہاں بے سرو سامانی کی حالت میں آ جاتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی اور اپنے لئے بھی مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انہیں قادیان آنے سے قبل نظارت امور عامہ سے اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اگر مقامی طور پر ان کے لئے مشکلات پیدا ہوا ہوں تو وہ اس بارہ میں نظارت کو اطلاع دیں۔ پوری ہمدردی کے ساتھ ان کے متعلق کارروائی کی جائیگی جو دوست بغیر اطلاع کے آئیں گے۔ اگر ان کی رہائش وغیرہ کا انتظام نہ ہو تو اس کی ذمہ واری ان پر ہوگی۔ مقامی کارکنان جماعت مہربانی کر کے احباب کو اس بارہ میں تلقین فرمائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

لیکچراروں کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے شعبہ انگریزی کے لئے فوری ضرورت ہے جو دوست انگریزی کے ایم اے ہوں۔ اپنی درخواستیں خاکسار کے پاس ۲۰ جون تک بھجوا دیں۔ سیکنڈ کلاس ایم اے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ اور اگر ٹریننگ اور تجربہ ہو تو اور بھی اچھا ہے۔ ریٹائرڈ پروفیسر صاحبان بھی درخواست کر سکتے ہیں:۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

احمدی مجاہدین کیلئے درخواست دعا

(۱) مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ ارجن ٹاؤن لنڈن میں بیمار ہیں۔ ان کا بایاں پھیپھڑہ مادہ دِق سے ماؤف ہے (۲) مولوی عبد الخالق صاحب مغربی افریقہ میں عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب ان دو مجاہدین کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں (۳) لیگوس مغربی افریقہ میں مخالفین نے ہمارے خلاف ایک مقدمہ دیر سے کھڑا کر رکھا ہے۔ اور سماعت کی تاریخ ماہ حال کے آخری ایام میں مقرر ہوئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں:۔

یوم سیرۃ النبی

یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۷ء مطابق ۲۹ احسان ۱۳۲۶ ہش مقرر ہے

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

دعائے مغفرت

کل مورخہ ۱۰-۶-۴۷ کو چوہدری علی بخش صاحب چک ۳۳ جنوبی ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا کے جنازے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پڑھائے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے:۔ (۲) ایک پرانے مخلص احمدی سیٹھ اللہ جوایا صاحب فوت ہو گئے۔ نماز جنازہ نواب اکبر یار جنگ نے پڑھائی۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرماویں:۔ (سید محمود احمد شاہ ولد اللہ ... گریجوایٹ سٹوڈنٹ)

درخواست دعا خاکسار کے لڑکے عزیزم سید ناصر شاہ کیلئے جسے ۱۱-۶ کو قادیان میں کسی کتے نے کاٹ لیا تھا۔ احباب دعا فرمائیں:۔

اعلان نکاح

صدیقہ بیگم بنت چوہدری نبی بخش صاحب ساکنہ بھینی بانگر کا نکاح ہمراہ فیض احمد ولد چوہدری جلال الدین صاحب ساکنہ عینو والی بعوض پانچصد روپیہ حق مہر مولوی سکندر علی صاحب نے پڑھا۔ احباب فریقین کی بہتری کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار اللہ بخش زرا... ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

"فوری علاج" اور اس کے فوائد

ہر مرض میں فوری علاج کے طور پر استعمال کرنے کی بیسیوں ادویہ از قسم امرت دھارا وغیرہ ملیں گی۔ لیکن ہم نے اس مقصد کے پیش نظر کئی ماہ کی مسلسل جد و جہد اور کامل غور و خوض کے بعد جو دوائی "فوری علاج" کے نام سے تیار کی ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہے جن لوگوں نے اسے استعمال کیا۔ انہیں اس کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ طبیہ عجائب گھر کو اس بیش بہا ایجاد پر بجا طور پر فخر ہے ہم اسے پبلک کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اسے استعمال کر کے ہماری مساعی کی داد دیں گے۔ ظاہر ہے کہ ہر چیز کے جوہر اس کے استعمال سے ہی کھلتے ہیں لیکن عوام کی آگاہی کے لئے "فوری علاج" کے فوائد ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ قلت جگہ کے باعث کوئی شہادت پیش نہیں کی جاتی۔ امراض معدہ میں خواہ کوئی تکلیف ہو دو یا تین قطرے "فوری علاج" ایک چھٹانک عرق سونف یا پانی کے ہمراہ استعمال کریں ہیضہ میں دو۔ دو۔ تین۔ تین گھنٹے کے بعد ۲ ۲ قطرے پانی میں پلاتے رہیں پیٹ میں درد ہو۔ قے ہو۔ متلی ہو۔ قراقر ہوں دو قطرے پانی کے ساتھ پی لیں۔ اگر سفوف صحت جو ہمارے ہاں دستیاب ہو سکتا ہے۔ کے ساتھ استعمال کریں۔ تو نور علیٰ نور ہوگا۔ پیچش کی صورت میں سبوس اسبغول میں دو قطرے ڈال کر عرق سونف کے ساتھ دن میں دو تین بار استعمال کریں۔ انشاء اللہ شفا حاصل ہو گی۔ پرخوری کی صورت میں ایک تنکے کے ساتھ "فوری علاج" پان پر لگا کر کھائیں اور تمباکو نہ ڈالیں۔ زکام اور نزلہ کی صورت میں پاؤ بھر سبوس گندم کا کاڑھہ کے ساتھ تھوڑی سی چینی ملا کر اور ۲ قطرے ڈال کر رات کو نوش فرمائیں۔ اور کچھ نہ کھایا جائے۔ اگر ناک بند ہو تو تھوڑی سی پشاوری نسوار میں ایک قطرہ ملا کر سونگھیں۔ کمر درد کی صورت میں ایک چھٹانک میٹھے تیل میں دس قطرے ڈالکر رات کو مالش کریں اور اوپر روئی لپیٹ کر سو رہیں۔ معمولی سر درد میں پیشانی پر مالش کریں اگر زیادہ سر درد ہو۔ تو پہلے قبض رفع کریں۔ پھر اسکے ۲ قطرے میں ڈالکر پئیں۔ درد شقیقہ ہو تو گل روغن تین ماشہ ایک تنکے کے ساتھ لگا کر حل کریں۔ اور نتھنوں میں ڈالیں ضیق النفس (دمہ) میں بھی اسی طرح کریں۔ درد دندان کی صورت میں اسکے تین قطرے لگا کر مونہہ ڈھیلا چھوڑ دیں مسوڑھوں کی تمام بیماریوں میں نار امیر کا تیل ایک تولہ نمک ۲ ماشہ اور "فوری علاج" تین قطرے حل کر کے شیشی میں رکھیں اور رات کو مسوڑھوں پر ملکر اور تھوک کر سو رہیں۔ شدید درد داڑھ میں مازو ۳ ماشہ لونگ ایک ماشہ سرسوں تین ماشہ کو ملکر باریک کر کے ۳ بوند فوری علاج کی ڈال لیں اور داڑھ پر چٹکی سے ملیں۔ انشاء اللہ آرام ہوگا۔ پھٹکڑی ۳ ماشہ کو باریک پیسکر اس کی تین بوند ملا لیں اور روزانہ دانتوں پر ملیں دانت صاف اور مضبوط رہینگے۔ قے خونی کی صورت میں عرق سونف ۵ تولہ۔ اور شربت انجبار تین تولہ میں تین بوند "فوری علاج" ڈالکر اور تھوڑا سا پانی ڈالکر پلائیں۔ خطرناک سے خطرناک زخم کی صورت میں پانی میں اسکی چند بوندیں ڈالکر اس میں پٹی بھگو کر باندھیں۔ اور اسے تر کرتے رہیں۔ زنبور۔ بھڑ۔ بچھو اور اس طرح کے زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر ڈنگ کی جگہ پر ایک دو قطرے اچھی طرح مل دیں۔ درد اور ٹیس اسی وقت دور ہو جائیگی۔ نیز چھالا پھنسی۔ چنبل۔ کھجلی۔ داد کیلئے بھی از حد مفید ہے۔ اگر تیزاب یا گرم پانی سے جسم کا کوئی حصہ جل جائے تو فوری علاج بہار لگائیں اگر زیادہ جل جائے تو ارنڈ کا تیل یا میٹھا تیل ایک چھٹانک اور "فوری علاج" کے بیس قطرے ڈالکر حل کریں اور روئی کے پھائے یا کپڑے کے ٹکڑے سے بھگو بھگو کر لگائیں۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (نوٹ) اپنی طبی ضروریات کے لئے ہمیشہ طبیہ عجائب گھر قادیان کو یاد رکھیں۔

فہرست ادویہ مفت طلب کریں

پروپرائیٹر:- طبیہ عجائب گھر قادیان پنجاب

ضروری خبریں!

مسٹر جناح سرحد جا رہے ہیں

پشاور ۱۰ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد علی جناح نے سرحد کے صحت افزا مقام ایبٹ آباد میں ایک کوٹھی کرایہ پر لی ہے۔ یاد رہے مسٹر جناح عنقریب سرحد میں استصواب رائے عامہ کے سلسلے میں سرحد کا دورہ کرنے والے ہیں۔

شاہ ابن سعود کی طرف سے مبارکباد

نئی دہلی ۱۰ جون۔ شاہ ابن سعود والئے نجد و حجاز نے مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے نام ایک برقیہ روانہ کیا ہے۔ جس میں حصول پاکستان کے واضح امکان پر مسٹر جناح کو مبارکباد دی گئی ہے۔ نیز ہندوستان کے مسلمانوں کو دعا دی گئی ہے کہ خدا ان کو ہمیشہ خوش و خرم اور فارغ البال رکھے۔ اور یہ کہ وہ امن عالم اور اخوت اسلامی کے لئے ایک مضبوط طاقت ہو سکیں۔ مسٹر جناح نے بھی جواباً شکریہ کا تار ارسال کیا ہے۔

فلسطین میں زبردست ہڑتال کی تیاری

بیت المقدس ۱۰ جون۔ فلسطین کی عرب مجلس اعلےٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۶ جون کو کہ جس روز اتحادی اقوام کی سپیشل کمیٹی فلسطین میں فراہمی معلومات کے سلسلے میں اپنے کام کا آغاز کرنے والی ہے۔ سارے ملک میں اظہار ناراضگی کے طور پر وسیع پیمانے پر ہڑتال کی جائے۔ اس سے قبل عرب مجلس اعلےٰ اپنے اس فیصلے کا اعلان کر چکی ہے۔ کہ اعراب فلسطین اتحادی تنظیم امن کے قائم کردہ سپیشل تحقیقاتی کمشن سے تعاون نہ کریں گے۔

حیدرآباد کی خودمختاری کا اعلان؟

حیدرآباد دکن ۱۰ جون۔ کل نواب صاحب آف چھتاری نے وزیر اعظم مملکت نظام کے عہدے کا چارج لے لیا ہے۔ نیز آپ کی زیر صدارت وزراء کی کونسل کا ایک غیر معمولی اجلاس بھی منعقد ہوا۔ جس میں حیدرآباد کی آئینی پوزیشن کے بارے میں کئی ایک اہم فیصلے کئے گئے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ برطانوی اعلان کے مطابق انتقال اقتدار کی کارروائی کے بعد حیدرآباد کی آزادی و خودمختاری کا اعلان کر دیا جائے نیز یہ کہ اعلان خودمختاری کے بعد ہندوستان اور پاکستان کی نئی آزاد حکومتوں سے باہمی سمجھوتہ کی بنا پر معاہدات مرتب کر کے ان سے دوستانہ تعلقات استوار کئے جائیں۔ اس سلسلے میں گفت و شنید کے لئے ریاست کے آئینی مشیر سر والٹر مانکٹن دہلی جا رہے ہیں۔

حق نمائندگی کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۰ جون۔ آل انڈیا اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر فرینک انتھونی نے مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی خدمت میں مکتوب روانہ کیا ہے جس میں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی میں اینگلو انڈینز کو بھی نمائندگی کا موقع دیا جائے آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ انبالہ اور شملہ وغیرہ کی علیحدگی کے سلسلہ میں مغربی پنجاب میں اب اینگلو انڈین آبادی صرف پانچ ہزار کے قریب رہ گئی ہے۔

امرتسر میں اسلحہ کی برآمد

امرتسر ۱۰ جون۔ آج امرتسر سٹیشن پر ۳۰۳ بور کی رائفل کی ۲۹۰۰ گولیوں کا ایک پارسل پکڑا گیا۔ یہ پارسل وسطی پنجاب کے ایک سٹیشن سے صوبہ سرحد کے ایک سٹیشن کو بھیجا گیا تھا۔ شہر میں دو اشخاص کے چھرا گھونپا گیا۔ ان میں سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ آتشزدگی کی چار وارداتیں ہوئیں۔ جن میں سے تین تو معمولی تھیں۔ مگر ایک جگہ آگ لگنے سے شدید نقصان ہوا۔ اندرون ہاتھی گیٹ میں ایک کپڑے کی فیکٹری کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر آگ پر بہت جلد قابو پا لیا گیا۔ امرتسر کے نزدیک موضع چک لکھ میں ایک دھماکا ہوا۔ مگر اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

مسلم لیگ کونسل کی قرارداد

نئی دہلی ۱۰ جون۔ کل آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے انتقال اقتدار کی نئی برطانوی سکیم کے بارے میں بہت بھاری اکثریت سے ایک قرارداد پاس کی جس میں نئی برطانوی سکیم کو قبول کرتے ہوئے مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ محض سمجھوتے کی خاطر برطانوی سکیم کے بنیادی اصول تسلیم کریں اور سکیم کی تفصیلات طے کرنے کے لئے مناسب کارروائی کریں۔ چنانچہ برطانوی سکیم کے سلسلہ میں تمام ضروری اقدامات اور فیصلے کرنے کا پورا اختیار مسٹر جناح کو سونپ دیا گیا ہے۔

اس قرارداد میں کونسل نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وہ تقسیم پنجاب و بنگال سے متفق نہیں۔ نہ ہی وہ اسی تقسیم کو منظور کر سکتی ہے۔ اس نے صرف سکیم پر اجتماعی طور پر غور و خوض کرنے کے بعد اسے منظور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کونسل نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ بالآخر ۱۶ مئی ۱۹۴۶ء والی وزارتی مشن کی سکیم کو ترک کر دیا گیا ہے۔ اور اب ۳ جون کے برطانوی اعلان کی رو سے ملک کے سامنے تقسیم ہند کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں رہا۔

لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی ۱۰ جون۔ آج شام آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا یہ اجلاس ایک گھنٹہ جاری رہا جس کے بعد اسے غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے کل رات جو قرارداد منظور کی تھی۔ آج ورکنگ کمیٹی نے اس کا جائزہ لیا۔ اور یہ فیصلہ کیا کہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا قدم اٹھائے جائیں۔

وزیر اعظم بنگال مسٹر سہروردی وزیر اعظم سندھ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ۔ مسٹر غضنفر علی خاں۔ ملک فیروز خاں نون۔ مسٹر ممتاز دولتانہ۔ اور سردار شوکت حیات خاں خاص دعوت پر شریک اجلاس ہوئے۔

وائسرائے کی طرف سے تازہ اعلان

نئی دہلی ۱۰ جون۔ آج گورنر جنرل کی طرف سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ۳ جون کے برطانوی اعلان کے پانچویں اور آٹھویں پیراگراف دربارہ مسئلہ تقسیم کو عملی جامہ پہنانے کا طریق کار بتایا گیا ہے۔ نیز ایک ضمیمہ شائع کیا گیا ہے جس میں مسلم۔ غیر مسلم اور عام حلقوں کا ذکر کرنے کے بعد حلقہ وار نمائندوں کی تعداد بتائی گئی ہے۔ چنانچہ پنجاب اور بنگال کے گورنر پنجاب اسمبلی۔ اور بنگال اسمبلی کے ہر دو حصوں کے ممبران کے اجلاس بہت جلد بلائیں گے۔ تاکہ وہ تقسیم کے سوال پر فیصلہ کر سکیں۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گورنر اسمبلی کے ہر دو حصوں میں سے ایک ایک شخص کو جلسوں کی صدارت کے لئے نامزد کریں گے اس صدر کو ہر مسئلے پر ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا۔ لیکن وہ کاسٹنگ ووٹ نہیں ڈالے گا۔ ہر ایسا صدر اجلاس شروع ہوتے ہی یہ معلوم کرے گا کہ آیا کوئی رکن برطانوی اعلان کے ساتویں پیراگراف کی رو سے صوبائی اسمبلی کے دونوں حصوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کا خواہاں ہے۔ اگر ایسا کوئی مطالبہ کیا گیا تو مشترکہ اجلاس بلانے کا انتظام کیا جائے گا۔ گورنر یہ فیصلہ کریں گے کہ اجلاس کب اور کہاں بلایا جائے مشترکہ اجلاس کے بعد دونوں جزوی اسمبلیوں کے علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد ہوں گے۔ جن میں برطانوی اعلان کے پانچویں اور آٹھویں پیراگراف میں ذکر کردہ امور کے بارے میں فیصلے کئے جائیں گے۔ ہر جزوی اسمبلی کا صدر گورنر کو ان فیصلوں سے مطلع کرے گا۔

حکومت پنجاب نے تقسیم پنجاب کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ماہرین کی جو مختلف کمیٹیاں قائم کی ہیں۔ ان کے کام کی نگرانی کیلئے پنجاب اسمبلی کی تینوں بڑی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں پر مشتمل ایک تقسیم کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ تقسیم کی سکیم کو قطعی طور پر منظور کرنے کی ذمہ داری اس تقسیم کمیٹی پر عائد ہوگی۔ تقسیم پنجاب کے سلسلے میں مختلف مدات کی تفصیلات تیار کرنے کیلئے چار کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں۔